

# 1 عمومی جائزہ

## 1.1 اقتصادی جائزہ

رواں مالی سال کا نصف عرصہ گزرنے پر استحکام کی کوششوں میں نمایاں کامیابیاں ہوئی ہیں (جدول 1.1)۔ جاری کھاتے کا خسارہ خاصا سکر گیا ہے، زرمبادلہ کے ذخائر نمایاں طور پر بڑھے ہیں، بجٹ کا بنیادی خسارہ فاضل ہو گیا ہے اور قوزی مہنگائی حال ہی میں کم ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ برآمدی اشیا سازی میں مزید زور پیدا ہوا ہے اور تعمیراتی سرگرمیوں میں کچھ تیزی کے آثار حال میں نمودار ہوئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معیشت ہندرتج بحالی کی راہ پر گامزن ہے۔ نیز، آئی ایم ایف کے جاری پروگرام کے تحت کارکردگی مضبوط ہے اور عالمی ریٹنگ ایجنسیوں نے پاکستان کے بارے میں ایک مستحکم نقطہ نظر قائم رکھا ہوا ہے۔

جدول 1.1: معاشی اظہارے			
پہلی ششماہی میں 20ء	پہلی ششماہی میں 19ء	میں 19ء	
شرح نمو (فیصد)			
-2.8	-1.7	-3.3	بڑے پیمانے کی اشیا سازی <sup>1</sup>
11.1	6.0	6.8	قوی صارف اشیا یہ قیمت (مدتی اوسط سال بسال) <sup>2</sup>
3.2	9.5	11.6	نئی قرضہ
5.2	3.6	11.3	رسد ز
3.1	1.9	-1.1	برآمدات
-17.0	-2.6	-9.9	درآمدات
2,094.1	1,794.8	3,828.5	ایف بی آر ٹیکس حاصل (ارب روپے)
3.4	-12.5	-24.1	شرح مبادلہ (+اضافہ/- کمی فیصد)
ملین امریکی ڈالر			
11,336.1	7,203.7	7,280.4	اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر (ختم مدت)
11,394.9	11,030.0	21,838.6	کارکنوں کی ترسیلات زر
1,341	796.8	1,668.0	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-2,099.0	-8,614.0	-13,830.0	جاری کھاتے کا توازن
-2.3	-2.7	-8.9	مالیاتی توازن (کئی ڈی پی کا فیصد)

<sup>1</sup> ششماہی کے لیے اوسط صارف اشیا یہ قیمت میں سال بسال اوسط نمو (نئی میں 16-2015ء)۔

<sup>2</sup> اعداد و شمار کے ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ 3۔ اسٹیٹ بینک؛ ڈیڈرل بورڈ آف ریونیو؛ اور وزارت خزانہ

یہ کامیابیاں بنیادی طور پر پچھلے ایک سال کے دوران استحکام سے متعلق اور ضوابطی اقدامات کے مجموعی اثر کی عکاسی کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے خسارے کا چھ سال کی پست ترین سطح پر چلا جانا طلبی انتظام کے اقدامات، مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام کو اختیار کیے جانے اور غیر لازمی درآمدات کو کم کرنے اور باضابطہ چینلز سے کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے کی ضوابطی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح مالیاتی صورت حال میں بہتری حاصل کے بہاؤ کو بڑھانے کے لیے ٹیکس اور نان ٹیکس اقدامات کے اثر اور حکومت کی جانب سے اخراجات پر نمایاں قابو کی عکاسی کرتی ہے۔ استحکام کے اس عمل میں ملکی پیداوار اور خوردہ تجارت کی سرگرمیوں پر منفی اثر پڑا۔

اگرچہ معاشی سرگرمی میں بحالی کے آثار دکھائی دینے لگے ہیں، تاہم استحکام کے حوالے سے حاصل شدہ فوائد کو مستحکم کرنا ضروری ہے۔ خصوصاً، کچھ شعبوں میں پیش رفت ابھی کمزور ہے اور معیشت کو پائیدار نمو کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے مزید کام کرنا ہوگا۔

توازن ادائیگی کے حوالے سے ہونے والی پیش رفت اس پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ خاص طور پر جاری کھاتے کے خسارے میں کمی درآمدی بل میں کمی کی بنا پر ہوئی ہے جبکہ برآمدی وصولیاں ابھی تک اس بہتری میں نمایاں کردار ادا نہیں کر سکیں۔ اس کا بڑا سبب اجناس کی عالمی قیمتوں کی پستی ہے جس نے مسابقتی شرح مبادلہ سے حاصل ہونے والے برآمدی حجم کے فوائد کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔ مزید برآں، اشیاء سازی کی پست بنیاد اور پاکستان کی برآمدات کے مارکیٹ میں محدود نفوذ نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ دوم، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد بھی حوصلہ افزانہ تھی کیونکہ ٹیلی مواصلات کے شعبے کے سوا اس مد میں آنے والی رقوم کی سطح پچھلے برس جتنی ہی تھی۔ اس صورت حال سے نمٹنا ضروری ہے کیونکہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری وسط مدت میں ملک کی اپنی اشیاء سازی اور برآمدات کی بیس بڑھانے کی صلاحیت سے داخلی طور پر مربوط ہے۔ چنانچہ ملک میں مزید بیرونی براہ راست سرمایہ کاری لانے اور قائم رکھنے کے لیے اصلاحاتی کوششوں کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔

اسی حوالے سے محاصل کی نمایاں نمو کے طفیل بنیادی بجٹ کا فاضل حوصلہ افزا ہے۔ جب ایف بی آر نے قبل ازیں دی گئی رعایات ختم کیں، نئی لیویز عائد کیں اور خصوصاً شعبہ توانائی میں قیمتوں میں اضافے سے فائدہ اٹھایا تو ملکی ٹیکس وصولی مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی سے اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ تاہم محاصل کے مجموعی اہداف حاصل نہ ہو سکے جس کا بنیادی سبب ملکی درآمدات میں نمایاں سکڑاؤ ہے جو محاصل کی وصولی میں بڑا حصہ ڈالتی ہیں۔ ان حالات سے ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے اور معیشت میں دستاویزیت بڑھانے کی کوششیں تیز کرنے کی گنجائش ظاہر ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ مالیاتی اور ٹیکس حکام کے درمیان رابطہ کاری بھی بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ اخراجات کی نمو کو متوقع محاصل سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔

حقیقی شعبے کو بھی طویل مدتی دشواریوں کا سامنا ہے خصوصاً زرعی شعبے میں۔ مثال کے طور پر فصلوں کی یافت کم اور پانی کی دستیابی محدود ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی جیسے اضافی مسائل ابھر رہے ہیں اس لیے پیداوار کی بیرونی عوامل کا مقابلہ کرنے کی اہلیت کم معلوم ہوتی ہے۔ اس سال بھی کپاس کی فصل ناسازگار موسم، پانی کی کم دستیابی اور وبائی حملوں کا شکار ہوئی۔ چنانچہ مالی سال 20ء میں گندم اور گلہ بانی کے حوصلہ افزا امکانات کے باوجود کپاس کی پیداوار میں کمی زراعت کی کارکردگی کو متاثر کرے گی۔

جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے، شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران قوزی مہنگائی مستحکم رہی ہے جس سے استحکام کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے اثر کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم مہنگائی کا مضمر دباؤ اتنا کم نہیں ہوا کہ بڑھتی ہوئی عمومی مہنگائی کو روک سکے جس میں زیادہ تر غذائی گرانی کا کردار تھا۔ اس طرح عمومی مہنگائی نے قوزی مہنگائی میں استحکام کا اثر زائل کر دیا اور اعتماد صارف (جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں کم رہا) نومبر 2019ء میں آئی بی اے ایس بی پی اعتماد صارف سروے میں مزید کم ہو گیا۔ تاہم پالیسی سازوں نے مستقبل میں مہنگائی کے راستے پر ان غذائی دھچکوں کے صرف عارضی اثر کی پیش بینی کرتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی کے ستمبر اور نومبر 2019ء کے فیصلوں میں پالیسی ریٹ کو تبدیل نہیں کیا۔ تاہم یہ تسلیم کیا گیا کہ اگر یہ دھچکے مہنگائی میں مسلسل اضافوں پر (جیسے ماہ بہ ماہ بنیاد پر) منتج ہوئے تو مہنگائی کی توقعات مضبوط ہو سکتی ہیں۔

چنانچہ پائیدار بنیاد پر استحکام کو کامیاب کرنے کے لیے موجودہ کوششوں کے ساتھ مزید ساختی اصلاحات کی جانی چاہئیں۔ عملاً استحکام سے نمو کی طرف جانے کے لیے پالیسی میں زیادہ نگرانی اور قوت درکار ہے۔ اس حوالے سے ماضی میں اسٹیٹ بینک کی رپورٹوں میں دی گئی کئی دیگر سفارشات کے علاوہ زیر نظر رپورٹ کے مطابق جس شعبے پر پالیسی سازوں کی فوری توجہ درکار ہے وہ ملکی معیشت میں مسابقت کی ناقص کیفیت ہے۔

اس تناظر میں اس رپورٹ کے خصوصی سیکشن میں ملک میں مسابقت کی موجودہ کیفیت کو جانچا گیا ہے اور معیشت میں اقتصادی نمو اور نرخوں کے استحکام کے حصول کے لیے مسابقت کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔ مؤخر الذکر زری پالیسی کے نقطہ نظر سے بطور خاص اہم ہے کیونکہ دنیا بھر کے مرکزی بینک اپنے اہم مقاصد میں قیمتوں کو ہدف بنانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سیکشن میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں مجموعی مسابقتی ماحول پیداوار میں اضافے اور نمو کے لیے سازگار نہیں رہا ہے۔ اس تناظر میں معیشت کے ضوابطی ڈھانچے کے لیے از سر نو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سرکاری شعبے کا کردار بھی عموماً ساختی اصلاحات کے ذریعے مارکیٹ کی ناکامیوں سے نمٹنے اور کاروباری اداروں کو وسیع تر ادارہ جاتی مدد فراہم کرنے تک محدود رہنا چاہیے۔ جب مارکیٹ کی ناکامی کی صورت میں سرگرمی کو تحریک دینے کے لیے ہدفی اقدامات کرنا ناگزیر ہو جائے تو اس امر کو یقینی بنانا ہوگا کہ یہ اقدامات راسخ نہ ہو جائیں۔

## 1.2 معاشی منظر نامہ

پاکستان میں کورونا وائرس کے انفیکشن سامنے آنے سے پہلے ملک کی معیشت بحران سے نمٹنے کی کیفیت سے نکلنا شروع ہو گئی تھی۔ جاری کھاتے کے اعداد و شمار ہر ماہ بہتر ہو رہے تھے اور زر مبادلہ کے ذخائر بڑھتے جا رہے تھے۔ علاوہ ازیں عمومی مہنگائی کے اگلے 24 ماہ کے دوران 5 تا 7 فیصد کے وسط مدتی ہدف پر واپس جانے کی توقع تھی۔ تاہم اس سال کے حقیقی جی ڈی پی ہدف 4.0 فیصد کے حصول کا امکان نہ تھا

کیونکہ شعبہ زراعت کی کارکردگی توقعات سے کم تھی جبکہ ایل ایس ایم میں برآمدات کی بنا پر نمو ملکی مارکیٹ کی دھیمی سرگرمی کی تلافی کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ لہذا مالی سال 20ء میں جی ڈی پی نمو کے اسٹیٹ بینک کے تخمینے پر نظر ثانی کر کے اسے 3.0 فیصد کر دیا گیا تھا جبکہ پچھلے سال یہ 3.3 فیصد تھا۔ امکان ہے کہ ان تخمینوں میں مزید کمی ہوگی۔ لیکن وسیع تر تناظر میں جڑواں خسارے کے قدرے قابو میں ہونے، ایف اے ٹی ایف کے محاذ پر حوصلہ افزا پیش رفت، کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے مستحکم منظر نامہ سامنے آنے اور آئی ایم ایف پروگرام کی بنا پر اعتماد کی وجہ سے پاکستان کی معیشت بہتر ہونے لگی تھی۔ تاہم اب یہ خوشامیدی کورونا وائرس کے عالمی اور ملکی پھیلاؤ سے پیدا ہونے والے خطرات کی زد میں ہے۔

#### کرونا وائرس کی وبا

چین کے شہر وویان سے آنے والا نول کورونا وائرس زیر نظر رپورٹ کی تحریر کے وقت 212 ممالک تک پھیل چکا ہے اور دنیا بھر میں لگ بھگ 1.4 ملین لوگ اس سے متاثر ہو چکے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے اسے عالمی وبا قرار دیا ہے اور ملکوں پر زور دیا ہے کہ اس کی روک تھام کے لیے مؤثر حکمت عملی نافذ کریں۔ متعدد ممالک اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے پروازیں معطل کر چکے ہیں اور سماجی دوری کے لیے سخت اقدامات کر چکے ہیں۔ تاہم اس وائرس کے مالی اثرات پہلے ہی بہت زیادہ ہیں اور معاشی اثرات سامنے آرہے ہیں۔

ابتداء میں وائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والی گھبراہٹ نے سعودی عرب اور روس کے درمیان خام تیل کے معاملے پر کشیدگی سمیت دنیا کی سرمایہ اور اجناسی مارکیٹوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ بین الاقوامی کساد بازاری اور کثیر رسد کے خوف کے باعث خام تیل کی عالمی قیمتیں 21 سال کی پست ترین سطح پر پہنچ گئی ہیں۔ طلب کے نقطہ نظر سے قیمتوں پر خاصا اثر چین کی وجہ سے آیا جو کووڈ 19 کا اصل مرکز تھا جہاں 2020ء کے پہلے دو ماہ کے دوران صنعتی سرگرمیوں میں 13.5 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی (اگرچہ مارچ 2020ء میں کچھ بحالی ریکارڈ کی گئی)۔<sup>1</sup> اس کے علاوہ عالمی ہوا بازی، گاڑیوں، سیاحت اور توانائی کو درپیش اچانک شٹ ڈاؤن کی وجہ سے ان شعبوں میں کمزوریاں بڑھ گئی ہیں۔ دیگر شعبوں میں بھی خردہ فروشی کے شعبے میں کم خریداری، غیر فروخت شدہ انونٹری اور رسدی زنجیر میں تعطل کے باعث دباؤ پیدا ہو رہا ہے۔ گوکہ عالمی بیکاری صنعت میں سیالیت کے بہترین (جن کو حالیہ اعلان کردہ مانیٹری تحریک کے پیکیجسز سے مدد ملی) سے ابھی تک مالی پریشانی سے بچنے میں مدد ملی ہے۔

<sup>1</sup> ماخذ: چین کا قومی دفتر شماریات۔

نتیجے کے طور پر مجموعی عالمی معاشی منظر نامہ انتہائی غیر یقینی اور وبا سے پہلے کے تخمینوں کے مقابلے میں واضح طور پر دھیمہ ہے جبکہ لاک ڈاؤن کے سبب ملازمین کی چھٹی میں اضافے کا خدشہ ہے۔<sup>2</sup> آوا سی ڈی، ایشیائی ترقیاتی بینک اور آئی ایم ایف سب نے عالمی معیشت کے لیے اپنے نمو کے تخمینے کم کر دیے ہیں۔ حکومتوں اور مرکزی بینکوں نے اپنی روایتی ٹول کنٹریکشن کا استعمال کیا ہے: بیشتر ابھرتی ہوئی معیشتوں جیسے بھارت، انڈونیشیا، فلپائن، جنوبی افریقہ اور ویت نام نے شرح سود کم کر دی ہے۔ فیڈرل ریزرو نے شرح سود صفر کر دی ہے اور مقداری نرمی کا ایک پروگرام (جس کی ابتدائی مالیت 700 ارب ڈالر ہے) متعارف کرایا ہے۔ یورپی مرکزی بینک نے بھی یورپی یونین کی معیشتوں کو سہارا دینے کے لیے اسی طرح کا 820 ارب ڈالر کا ایک پروگرام شروع کیا ہے۔ بعد میں فیڈرل ریزرو اور یورپی مرکزی بینک دونوں نے بانڈ کی خریداری کے ان پروگراموں پر منسلک حدود ہٹا دیں۔ بعض ممالک میں بیروزگاری کے فوائد میں اضافہ کیا جا رہا ہے نیز نقد امداد دی جا رہی ہے جبکہ منتخب ٹیکس رعایات کی بھی پیشکش کی گئی ہے۔

پاکستان کو دیکھیں تو زیر نظر تحریر کے وقت کووڈ 19 کے مصدقہ کیسز کی تعداد 4400 سے تجاوز کر چکی ہے جن میں ابتدائی انفیکشن اور ثانوی پھیلاؤ دونوں شامل ہیں۔ انفیکشن میں اضافے کو کم سے کم کرنے کے لیے حکومت نے ملکی اور بین الاقوامی پروازیں معطل کر دی ہیں اور سرحد پار نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ مزید یہ کہ صوبائی حکومتوں نے مختلف علاقوں میں لاک ڈاؤن کیا ہے اور صرف انتہائی ضروری شعبوں جیسے صحت میں بلا تعطل آپریشن کی اجازت دی ہے۔ سماجی رابطے کے بیشتر مقامات جیسے سماجی ادارے، شاپنگ سینٹر، تھیٹر اور ریسٹوران وغیرہ بند کر دیے گئے ہیں جبکہ پبلک ٹرانسپورٹ بشمول آن لائن خدمات معطل کر دی گئی ہے۔ مالی اداروں، فیکٹریوں اور کاروباری اداروں کے بیشتر ملازمین جہاں ممکن ہے گھر بیٹھ کر کام کر رہے ہیں اور صرف انتہائی ضروری اسٹاف کو جائے ملازمت پر آنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان تمام اقدامات سے ملکی معاشی سرگرمیاں اور صارفی طلب کمزور ہوگی۔

مزید برآں، عالمی معاشی سست روی کے اثرات بھی خاصے ہو سکتے ہیں۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ تیل کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی سے پاکستان کو، جو تیل کا خالص درآمد کنندہ ہے، فائدہ ہوگا۔ اس سے اسٹیٹ بینک کی ارزانی کی کوششوں میں مہنگائی میں اعانت کے علاوہ درآمدی بل اور جاری کھاتے کا خسارہ مزید کم ہوگا۔

<sup>2</sup> امریکہ کے لیبر شماریات کے دفتر کے مطابق (28 مارچ 2020ء کو ختم ہونے والے) ایک ہفتے میں 6.6 ملین افراد کی ریکارڈ تعداد نے بیروزگاری انشورنس کے دعوے دائر کیے جو ”موسمی مطابق سیریز کی تاریخ میں موسمی طور پر مطابق بنائے گئے ابتدائی دعووں کی بلند ترین سطح“ ہے۔ یہ اضافہ پچھلے ہفتے دائر کردہ 3.3 دعووں کے علاوہ تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ دو ہفتے کے عرصے میں لگ بھگ دس ملین افراد کو بیروزگاری کا سامنا تھا۔

تاہم منفی پہلو یہ ہے کہ یورپ اور شمالی امریکہ میں وائرس کی وبا اور اس کے بعد لاک ڈاؤن کے پاکستان کی برآمدات پر منفی اثرات پڑیں گے۔ ملکی برآمد کنندگان پہلے ہی برآمدی منڈیوں میں خردہ فروخت کی کمی اور بندرگاہوں اور جہاز زرائی کی سرگرمیاں محدود ہونے کے ساتھ آرڈرز کی منسوخی سے متنبہ کر رہے ہیں۔ ان حالات میں برآمد کنندگان کو کچھ عرصے کے لیے نقد کی سخت کمی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس دوران اہم ممالک سے آنے والی ترسیلاتِ زر آئندہ مہینوں میں عارضی طور پر گھٹ سکتی ہیں جبکہ ملکی کھپت میں وقتی کمی سکتی ہے۔ مالی منڈیاں بھی شدید دباؤ میں آگئی ہیں۔ ملکی سرمایہ کاروں کے عالمی وبا کی صورت حال میں محتاط ہونے کی بنا پر ایکویٹی مارکیٹ سب سے زیادہ متاثر ہوئی۔ کارپوریٹ شعبہ پہلے ہی پست طلب اور کم مارجنز سے نمٹ رہا تھا جن کے ساتھ اب کووڈ 19 سے متعلق غیر یقینی کیفیت بھی شامل ہو گئی ہے۔ قرضہ مارکیٹ کو بھی فروخت کے دباؤ کا سامنا رہا کیونکہ بیرونی سرمایہ کاروں نے مارچ 2020ء میں ٹی بل سرمایہ کاریوں سے 1.7 ارب ڈالر سے زائد رقم نکال لی جس سے بازار مبادلہ میں قیمت کی کمی کا دباؤ بڑھا۔

اس مرحلے پر یہ بات اہم ہے کہ کورونا وائرس کی وبا سے متعلق صورت حال انتہائی سیال اور غیر یقینی ہے۔ حکومت تیزی سے نئے ابھرتے ہوئے حالات کے مطابق اقدامات کر رہی ہے۔ پھیلاؤ کو روکنا اور مریضوں کے ٹیسٹ اور علاج کی بھرپور سہولتوں کو یقینی بنانا حکومت کی اولین پالیسی ترجیح ہے۔ غذائی تحفظ کو یقینی بنانا ایک اور اہم ایجنڈا ہے جس پر حکومت فعال اور محتاط انداز میں عمل کر رہی ہے۔ مزید برآں، دہاڑی دار مزدوروں اور برطرف شدہ ملازمین پر لاک ڈاؤن کے اثرات کو کم سے کم کرنے میں مدد دینے کے لیے سماجی تحفظ کے نظام کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ یقیناً ان سب اقدامات کے لیے بھاری مالیاتی اخراجات درکار ہوں گے۔ قدرے حال میں حکومت نے 1.2 ٹریلین روپے کے معاشی ریلیف پیکیج کا اعلان کیا ہے جس میں پیٹرولیم کی ملکی قیمتوں میں بڑی کمی، دہاڑی پر کام کرنے والے کارکنوں کے لیے وظیفہ اور احساس پروگرام کے دائرہ کار اور نقد مدد میں اضافہ، ایف بی آر کے برآمدی ریفرنڈز کا فوری اجرا، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی کی تاریخ میں توسیع اور یوٹیلیٹی اسٹورز کا رپوریشن کے لیے مختلف رقوم میں اضافہ شامل ہیں۔

جہاں تک اسٹیٹ بینک کا تعلق ہے، اس نے کورونا وائرس کی وبا کے معیشت پر اثرات کو کم سے کم کرنے کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ آٹھ دن کے اندر اندر (17 تا 24 مارچ 2020ء) زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بیس پوائنٹ کمی کی۔ مزید یہ کہ کووڈ 19 کے پھیلاؤ کی اس صورت حال میں مالی خدمات تک عوام الناس کی رسائی کو آسان بنانے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک نے کئی اقدامات کا اعلان کیا ہے، برآمد کنندگان کے لیے طریقہ کار آسان بنایا گیا ہے اور درآمد کنندگان اور بینکوں کو ان کے مالی گوشواروں پر وباء پڑنے والے نقصانات کو درج کرنے کے حوالے سے رعایتیں دی گئی ہیں (پاکس 1.1)۔

### بکس 1.1: کورونا وائرس کی وبا کے اثرات کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعلان کردہ حالیہ اقدامات

1- کووڈ 19 کا مقابلہ کرنے کے لیے ری فنانس سہولت (RFCC): کورونا وائرس کا سراغ لگانے، محدود کرنے اور علاج کے آلات کی خریداری پر اسپتالوں اور طبی مراکز کی سہولت کے لیے؛ اسکیم کا مجموعی حجم 5 ارب روپے ہے۔

2- کورونا وائرس سے متعلق درآمدات پر پیشگی ادائیگی کی حدود کا خاتمہ: اسٹیٹ بینک نے وفاقی اور صوبائی حکومت کے تمام محکموں، سرکاری و نجی اسپتالوں، فلائی اداروں، اشیاء سازوں اور تجارتی درآمد کنندگان کو کووڈ 19 کے علاج کے لیے طبی آلات، ادویات اور دیگر متعلقہ اشیاء کی درآمد پر کسی حد کے بغیر ایڈوانس پیمنٹ امپورٹ اور امپورٹ آن اوپن اکاؤنٹ کی اجازت دی ہے۔

3- قرض لینے والوں کو قرضے دلوانے کی سہولت اور قرض کی ادائیگی کے نظام الاوقات میں نرمی: اسٹیٹ بینک نے کیپٹل کنٹریویشن لفٹر 2.5 فیصد کی موجودہ سطح سے کم کر کے 1.5 فیصد کر دیا ہے۔ اس سہولت سے بینکوں کے پاس قابل قرضہ رقوم میں لگ بھگ 800 ارب روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ مزید یہ کہ صارفین قرضوں کے لیے قرض کے بوجھ کا تناسب 50 فیصد سے بہتر بنا کر 60 فیصد کر دیا گیا ہے جس سے توقع ہے کہ تقریباً 2.3 ملین افراد کو بینکوں سے مزید قرض لینے میں مدد ملے گی۔

قرض لینے والوں کے مالی مسائل کو کم کرنے کے لیے بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اصل رقم کی واپسی کو ایک سال کے لیے مؤخر کر دیں جس کے قرض لینے والوں کی کریڈٹ ہسٹری پر کوئی منفی اثرات نہیں ہوں گے۔ جن قرض گیروں کے مالی حالات واپسی کی مدت میں ایک سال کی توسیع سے زیادہ یلیف کے متقاضی ہیں ان کے لیے اسٹیٹ بینک نے قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ، ری شیڈولنگ کے ضوابطی پیمانے نرم کر دیے ہیں۔ جو قرضے واپسی کی تاریخ کے 180 دن کے اندر ری شیڈول کر دیے جائیں گے انہیں نادہندہ شمار نہیں کیا جائے گا اور بینکوں پر یہ لازم نہ ہوگا کہ وہ ایسے قرضوں کے عوض وصول نہ ہونے والے مارک اپ کو معطل کریں۔ علاوہ ازیں ”ٹریڈ بلز“ کی زمرہ بندی کے وقت میں بھی توسیع کر دی گئی ہے اور اسے 180 دن سے بڑھا کر 365 دن کر دیا گیا ہے۔

4- ای ایف ایس اور ایل ٹی ایف ایف کے لیے برآمدی کارکردگی کی مدت میں توسیع: رعایتی قرضہ اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والے برآمد کنندگان کو ای ایف ایس کے تحت قرض لینے کے چھ ماہ کے اندر اپنا سامان روانہ کرنا ہوتا ہے۔ ناکامی کی صورت میں جرمانے عائد کیے جاتے ہیں۔ اس مدت کو چھ مہینے سے بڑھا کر بارہ مہینے کر دیا گیا ہے۔

برآمد کنندگان کے لیے آخر جون 2020ء تک ای ایف ایس کے تحت کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ضروری تھا۔ اس مدت میں چھ ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے اور اسے آخر دسمبر 2020ء کر دیا گیا ہے۔ چونکہ اضافی مدت نئی حدود کے تعین میں شمار نہیں کی جائیں گی اس لیے اس سے برآمد کنندگان کو مالی سال 21ء کے لیے بلند حدود حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت قرضہ حاصل کرنے کے خواہاں برآمد کنندگان کے لیے لازم ہے کہ ان کی برآمدات مجموعی فروخت کے 50 فیصد یا 5 ملین ڈالر کے مساوی ہوں۔ یکم جنوری 2020ء سے 30 ستمبر 2020ء کے دوران ایل ٹی ایف ایف کے تحت تمام قرضوں کے لیے یہ حد کم کر کے 40 فیصد

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

یا 4 ملین ڈالر کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایل ٹی ایف ایف کے حصول کے لیے چار برسوں کے لیے سالانہ تخمینہ شدہ برآمدی کارکردگی کی شرط میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

5- برآمدی آمدنی کی وصولی اور ایڈوائس پیمنٹ کے تحت سامان کی آمد میں توسیع: اسٹیٹ بینک نے کیس ٹو کیس بنیاد پر جہاں تاخیر کو 19 کے باعث ہو، بینکوں کو برآمدی آمدنی کی وصولی کی مدت کو 180 سے بڑھا کر 270 دن کرنے کی اجازت دی ہے۔ درآمد کنندگان کو سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں ایڈوائس پیمنٹ کے عوض سامان کی درآمد کا وقت 120 سے بڑھا کر 210 دن کر دیا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے بعض شرائط کے ساتھ برآمد کنندگان کو اجازت دی ہے کہ وہ کسی حد کے بغیر اپنی برآمدی کھپ کی شپنگ دستاویزات براہ راست اپنے غیر ملکی خریداروں کو بھیج سکتے ہیں۔ قبل ازیں برآمد کنندگان کو 100,000 ڈالر یا دیگر کرنسیوں میں اسی مالیت تک کی برآمدی کھپ غیر ملکی خریداروں کو براہ راست بھیجنے کی اجازت تھی۔

درآمد کنندگان کے لیے اسٹیٹ بینک نے اشیاء ساز اور صنعتی اداروں اور خام مال کی درآمد کے لیے کمرشل درآمد کنندگان کی جانب سے ایڈوائس پیمنٹ کے لیے 10,000 ڈالر فی انوائس کی موجودہ حد بڑھا کر 25,000 ڈالر کر دی ہے۔

6- زرمبادلہ سے متعلق کیسوں کی اسٹیٹ بینک کو الیکٹرانک طریقے سے پیش کاری: اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے لیے ضوابطی منظوری کا نظام (آر اے ایس) فعال کیا ہے جس کے ذریعے وہ شعبہ زرمبادلہ آپریشنز (ایف ای او ڈی) اور شعبہ مبادلہ پالیسی (ای پی ڈی) کو زرمبادلہ آپریشنز اور پالیسی سے متعلقہ کیس الیکٹرانک طریقے سے جمع کرا سکتے ہیں۔ آر اے ایس سے بینکوں کے صارفین کو کیس پیش کرنے سے لے کر اس کی تکمیل تک ای میل کے ذریعے سسٹم سے جزیٹ کیا ہوا اپ ڈیٹ اسٹیٹس وصول کرنے میں مدد ملے گی۔

7- ایس ایم ایف کو قرضہ: بینکوں کو خردہ ایس ایم ایف کو مزید قرضے فراہم کرنے کی ترغیب دینے کے لیے 125 ملین روپے فی ایس ایم ایف کی موجودہ ضوابطی خردہ حد کو مستقل طور پر بڑھا کر 180 ملین روپے کر دیا گیا ہے۔

8- ایکویٹی کی فروخت اور بینک فنانسنگ پر مارجن کال کی شرط: ایکویٹیز میں تیزی سے کمی کے پیش نظر فہرستی حصص کے عوض بینکوں کی مالکاری پراپیٹیٹیز میں تیزی سے کمی کے پیش نظر فہرستی حصص کے عوض بینکوں کی مالکاری پر 30 فیصد مارجن کال کی شرط کم کر کے 10 فیصد کر دی گئی ہے۔ بینکوں کو یہ اجازت بھی دی گئی ہے کہ وہ اپنی گروپ کمپنیوں کے حصص کے عوض قرض لینے والوں کو قرض دے سکیں۔ بینکوں کو دسمبر 2020ء تک مرحلہ وار اپنی ”دستیاب برائے فروخت“ کی ایکویٹی تمسکات پراپیٹر منٹ نقصان درج کر سکتے ہیں۔

<sup>3</sup> ای پی ڈی سے متعلق کیسوں کے لیے بینکوں کو مزید ہدایات آنے تک سرفیس میل کے ذریعے دستی طور پر بھی کیس جمع کرانے ہوں گے۔

9- جراثیم سے پاک کرنی نوٹ: اسٹیٹ بینک نے اسپتالوں اور کلیکٹوں سے اکٹھا کی جانے والی تمام نقدی کو صاف، جراثیم سے پاک، سر بہرہ اور قرضہ دہانہ کرنے اور مارکیٹ میں ایسی نقدی کی گردش روکنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات جاری کی ہیں۔ بینک اسپتالوں سے آنے والی نقدی وصولی کے بارے میں اسٹیٹ بینک کو روزانہ رپورٹ دیں گے اور بینک جتنی رقم قرضہ کریں گے اتنی ہی بینکوں کے کھاتوں میں کریڈٹ کر دی جائے گی۔

10- عارضی معاشی نوکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) کے ذریعے اشیاء سازی میں سرمایہ کاری کو متحرک کرنا: نئے صنعتی یونٹوں کے قیام کے لیے اسٹیٹ بینک آخری صارف کو 10 سال کے لیے 7 فیصد کی زیادہ سے زیادہ شرح پر مالکاری فراہم کرنے کے لیے بینکوں کو نوکاری دے گا۔ اس اسکیم کا مجموعی حجم 100 ارب روپے ہے جس میں فی منصوبہ قرض کا حجم 5 ارب روپے ہو گا۔ بجلی کے شعبے کے سوا تمام اشیاء ساز صنعتیں اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ اس کے لیے آخر مارچ 2021ء تک لیٹراف کریڈٹ (ایل سی) کھولنا ہو گا۔

11- آئی بی ٹی ایف اے ٹی ایم سے رقم نکالوانے پر کوئی چار جز نہیں ہوں گے: اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو آن لائن بینکاری چینلز جیسے انٹر بینک فنڈ ٹرانسفر (آئی بی ٹی ایف)، اسٹیٹ بینک کے ریل ٹائم گراس سیٹلمنٹ سسٹم اور اے ٹی ایم سے رقم نکالوانے پر تمام چار جز ختم کرنے کی ہدایت کی ہے۔

12- صارفین کے لیے عمومی سہولتیں: بینکوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ایسے کاروباری طریقہ ہائے کار اپنائیں کہ صارفین کو بینک برانچوں میں کم آنا پڑے اور صارفین اور بینک کے اسٹاف کے درمیان رابطہ کاری کا وقت کم سے کم ہو۔ ان ہدایات میں وہ طریقہ ہائے کار شامل ہیں جہاں صارفین کی بایو میٹرک تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے جیسے اکاؤنٹ کھولنا اور برانچ لیس بینکنگ کی لین دین۔ بینکوں کو برانچوں میں صارفین کی آمد و رفت کم کرنے کے لیے متبادل ڈیجیٹل چینلز (آن لائن بینکنگ، اے ٹی ایم وغیرہ) کو فروغ دینے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بینک کلیئرنگ کے طریقہ کار میں بھی سہولت دی ہے اور بینکوں کو ڈائریکٹ بینک ڈپازٹ فیسلٹی فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے جس کے تحت وہ شخص جس کے نام بینک ہو کر اس بینک اپنی بینک برانچوں کے بجائے (جیسا کہ موجودہ طریقہ ہے) براہ راست ادائیگی کرنے والے بینک میں جمع کر سکتا ہے۔ بینکوں کو بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ کارپوریٹ اور ترقیاتی صارفین کے لیے (مناسب چھان بین کے بعد) چیکوں کی اسٹیم کی ہوئی نقول پر و سٹس کریں اور صارفین کے ایڈریس پر جاکر چیک لے لیں۔

### 1.3 رپورٹ کا خلاصہ

#### حقیقی شعبہ

بحیثیت مجموعی مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی معاشی سرگرمی کسی قدر دھیمی تھی۔ خاص طور پر صنعتی شعبہ معاشی استحکام کے جاری اقدامات سے متاثر ہوا۔ تاہم کئی شعبے معاشی سست روی کے اثر سے نمٹنے میں کامیاب ہو گئے اور ان میں ٹھوس کارکردگی دیکھی گئی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرگرمی اپنی پست ترین سطح تک پہنچ چکی ہے۔ اس کی ایک مثال کھاد کا شعبہ ہے۔ گزشتہ سال، یوریا بنانے والے چھوٹے یونٹ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران تین مہینے کے لیے غیر فعال رہے تھے۔ تاہم اس سال یہ چھوٹے یونٹ پوری

پہلی ششماہی میں فعال رہے جس سے پیداوار میں سال بسال نمو ہوئی۔ مزید یہ کہ رواں مدت میں سینٹ اور ٹیکسٹائل کی صنعتوں میں برآمدات کی وجہ سے بلند نمو پائی گئی۔ ایل ایس ایم پر منفی اثر گاڑیوں کی شعبے کی پیداوار میں کمی سے آجکے بقیہ اثر پیٹرولیم اور فولاد کی بنا پر تھا۔

زراعت کے لیے ابتدائی تخمینے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ گندم کے زیر کاشت رقبے میں کچھ بہتری کے باوجود کپاس کی پیداوار میں کمی اور گنے اور کپاس کی فصل کی معمولی نمو مالی سال 20ء کے دوران اس شعبے کی نمو کو محدود کر سکتی ہے۔ گذشتہ برس کی نسبت گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور خام مال کی دستیابی بھی ربيع کے موسم میں بہتر تھی۔ تاہم گندم کا زیر کاشت رقبہ اس کے باوجود مالی سال 20ء کے ہدف سے نیچے رہا۔

شعبہ خدمات میں تھوک اور خردہ تجارت کے پراکسی اظہار یہ، جیسے ایل ایس ایم، قرض کا شعبہ جاتی استعمال اور درآمدات کی نمو سرگرمی کے مدہم ہونے کا اشارہ دیتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے ذیلی شعبے سے بھی اسی طرح کی تصویر ابھرتی ہے جس کا اندازہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں نمایاں کمی اور پیٹرولیم مصنوعات کی پست شعبہ وار فروخت سے ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ٹیلی کمیونیکیشن کے ذیلی زمرے نے بظاہر بہتر کارکردگی دکھائی۔ سیلولر ٹیلی فوننگ میں مزید بہتری آئی اور موبائل فون کی درآمدات 69.2 فیصد بڑھ گئیں۔ اس دوران مالیات اور نیسے میں بینکاری شعبے کا بعد از ٹیکس منافع ایک سال پہلے کی نسبت مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 21.0 فیصد بڑھ گیا۔

#### مہنگائی اور زری پالیسی

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کا دباؤ بڑھتا رہا، عمومی گرانی 11.1 فیصد بڑھ گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 6.0 فیصد تھی جس کی بنیادی وجہ غذائی مہنگائی میں تیزی سے اضافہ ہے۔ اس رجحان کو کئی عوامل سے منسوب کیا گیا جیسے تلف پذیر اشیاء کی فراہمی میں عارضی رکاوٹیں، نقل و حمل کی بلند لاگت اور خوردنی تیل اور چینی سمیت کچن کی اہم اشیاء پر سیلز ٹیکس ریٹ۔ اس کے مقابلے میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی طلب کم ہونے کی بنا پر گھٹ گئی۔ یہ نہ صرف تقریباً گزشتہ سال کی سطح پر رہی بلکہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں پچھلی سہ ماہی کی نسبت کم ہو گئی۔

لہذا زیر جائزہ مدت کے دوران مہنگائی میں اضافے کے باوجود مالی سال 20ء میں اوسط عمومی گرانی کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں تبدیل نہیں ہوئیں اور 11 سے 12 فیصد پر رہیں۔ علاوہ ازیں ملک کی توازن ادائیگی کی صورت حال میں نمایاں بہتری (جس کے نتیجے میں پاکستانی روپے کی قدر بھی بڑھی) اور مالیاتی استحکام کی کوششوں سے حکومت کی مجموعی وابستگی نے بھی مختصر مدت کے مہنگائی کے منظر نامے

کو مستحکم کرنے میں کردار ادا کیا۔ اس لیے اسٹیٹ بینک کی زرعی پالیسی کمیٹی نے نومبر 2019ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو تبدیل نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ درمیانی مدت میں مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد ہدف کی حدود میں لانے کے لیے کمیٹی کو موجودہ ریٹ مناسب معلوم ہوا۔

جہاں تک زرعی پالیسی کے نفاذ کا تعلق ہے، بین الیمینک شہینہ شرحوں کو نارگٹ ریٹ سے قریب رکھنے میں کم مداخلتیں درکار تھیں۔ مزید برآں، مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پچھلی سہ ماہی کی نسبت شہینہ شرح ہائے سود میں کم تغیر پذیر دیکھی گئی۔ جدولی بینکوں کو حکومت کی جانب سے خالص واپسی سے سیالیت میں بہتری آئی کیونکہ حکومت کو مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بیرونی اور نان بینک ذرائع سے زیادہ مالکاری موصول ہوئی اور اس نے اسٹیٹ بینک کے زیر تحویل اپنے ڈپازٹس (کیش بفرز) بھی استعمال کیں۔

علاوہ ازیں صنعتی سرگرمیاں زیادہ تر دھیمی رہنے کی وجہ سے نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی طلب بھی کمزور تھی۔ برآمدی شعبے کسی حد تک متحرک رہے لیکن ان کی قرض گیری میں گزشتہ سال کی نسبت تھوڑا اضافہ ہی ہوا۔ بلند تر برآمدی آمدنی اور ٹیکس ریفرنڈ کی ہموار ادائیگی کی وجہ سے ان شعبوں میں سیالیت بہتر رہی۔ اہم بات یہ ہے کہ غیر ملکی کرنسی کے قرضوں کے حق میں ہیئت ترکیبی کی تبدیلی آئی جس سے شرح سود کا ویسا ہی فرق پیدا ہوا جو اسٹیٹ بینک کی رعایتی روپی فنانسنگ اسکیم کی صورت میں دستیاب تھا۔

#### مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی شعبے میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔ پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالیاتی اور محصولاتی خسارے دونوں قابو میں رہے۔ جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں 2.7 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 2.3 فیصد ہو گیا۔ بنیادی فاضل ہدف سے تجاوز کر گیا اور محاصل کی نمو خاصی بلند تھی جبکہ سماجی شعبے پر خرچ اور ترقیاتی اخراجات تیزی سے بڑھے۔ محاصل کی وصولی میں اضافہ ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل دونوں سے منسوب کیا گیا۔ پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی میں اضافے، ٹیلی کام خدمات پر ٹیکس کے نفاذ کے قانون، سیمنٹ اور سگریٹ پر ایکسائز ڈیوٹی بڑھائے جانے، تنخواہوں کے مدارج میں اضافے، بجلی کے نرخوں میں رد و بدل، بعض شعبوں کے لیے ترجیحی برتاؤ کے خاتمے اور پانچ برآمدی شعبوں کے لیے صفر ریٹنگ نظام جیسے پالیسی اقدامات نے ٹیکس وصولی بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نان ٹیکس محاصل خصوصاً اسٹیٹ بینک کے منافع اور جی ایس ایم کی تجدیدی فیس نے بھی محاصل کی مجموعی وصولی کے لیے تحریک مہیا کی۔ تاہم درآمدی سکڑاؤ محاصل کی وصولی کو بدستور منفی طور پر متاثر کرتا رہا۔

مصارف میں جاری اور ترقیاتی اخراجات دونوں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں تیزی سے بڑھے۔ علی الخصوص دوسری سہ ماہی کے دوران اخراجات میں تیز نمو دیکھی گئی جس نے محاصل میں اضافے کو زائل کر دیا۔ جاری اخراجات کی بلند نمو میں سودی ادائیگیوں اور

گرانٹس کا اہم کردار تھا۔ اس کے علاوہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی اور وفاقی سطح دونوں پر ترقیاتی اخراجات تیز رفتاری سے بڑھے جن میں اہم کردار انفراسٹرکچر منصوبوں اور سماجی شعبے پر خرچ کا تھا۔

جزوہ مالکاری کی کم ضروریات اور جزوہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت بڑھنے کی بنا پر سرکاری قرض جمع ہونے کا عمل قابو میں رہا۔ مزید برآں، حکومت نے اپنی مالکاری کی ضروریات پوری کرنے اور قرضے کا موجودہ اسٹاک واپس کرنے کے لیے بینکاری نظام میں موجود اپنے ڈپازٹس استعمال کیے (خصوصاً دوسری سہ ماہی میں)۔ حکومت مرکزی بینکوں سے صفر قرض گیری کے عہد پر سختی سے کاربند رہی اور اس نے کمرشل بینکوں سے (بیشتر پہلی سہ ماہی) اور قومی بچت اسکیموں کے ذریعے رقم اکٹھا کی۔ اس دوران مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے نئے قرضوں، آئی ایم ایف کے قسطوں کی وصولی اور حکومتی تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری میں اضافے کی بنا پر ڈالر میں بیرونی قرضہ 3.7 ارب ڈالر بڑھ گیا۔ سرکاری بیرونی قرض کی واپسی (اصل اور سودی ادائیگی دونوں) بڑھ کر 5.9 ارب ڈالر ہو گئی۔ اصل ادائیگیوں میں صکوک (1.0 ارب ڈالر)، دو طرفہ اور قبیل مدتی قرضوں کی واپسی میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔

#### بیرونی شعبہ

بنیادی طور پر درآمدات میں وسیع البیناد سکڑاؤ کی وجہ سے بیرونی کھاتے میں نمایاں بہتری نظر آئی اور جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں چھ سال کی پست ترین سطح پر چلا گیا۔ درآمدات میں کمی استحکام کے جاری اقدامات، تیل کی کم قیمتوں اور بجلی کے شعبے کے فرنس آئل جنریشن سے گریز کی وجہ سے آئی۔ خاص طور پر نقل و حمل کے شعبے میں درآمدات کی طلب کم رہی کیونکہ گاڑیاں بنانے والوں کو کاروں کی فروخت میں نمایاں کمی کا سامنا رہا۔ اس کا اثر فولاد کے شعبے پر بھی پڑا اور اس کی درآمدی فولادی اسکرپ اور تیار شدہ اشیا کی طلب گھٹ گئی۔ مزید یہ کہ غیر لازمی درآمدات کو کم کرنے اور تجارتی شراکت داروں کی جانب سے ڈپنگ کے ضوابطی اقدامات نے بھی درآمدی ادائیگیوں کو گھٹانے میں کردار ادا کیا۔

اس دوران اجناس کی پست عالمی قیمتیں پاکستان کی اہم برآمدی مصنوعات یعنی ٹیکسٹائل اور چاول کی ہونے والی برآمدی آمدنی کو کم کرتی رہیں جس سے برآمدی حجم میں مناسب اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔ ٹیکسٹائل اور چاول کے برآمد کنندگان یورپی یونین، امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں اپنے مارکیٹ کے حصے کو بڑھانے میں کامیاب رہے۔ کچھ عرصہ قبل کرنسی کے اتار چڑھاؤ سے برآمد کنندگان کو مشکل عالمی ماحول میں مقابلے کے قابل رہنے کا موقع ملا۔ ساتھ ہی ترسیلات زر بڑھتی رہیں اور امریکہ، برطانیہ اور سعودی عرب سے زیادہ رقم آئیں۔

مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے متعارف کرائے جانے اور اس کی پائیداری کے بارے میں بیرونی سرمایہ کاروں کے تاثر سے ملک کو زیر جائزہ عرصے کے دوران بیرونی مالکاری لانے میں مدد ملی۔ بین الاقوامی مالی اداروں (بشمول آئی ایم ایف)، کمرشل بینکوں اور جزوہ مالی سرمایہ کاروں

کی خاصی رقوم آئیں جس سے اس مدت کے دوران قرضہ جاتی اور ڈپازٹس کی واپسی ممکن ہوئی۔ ان رقوم سے اسٹیٹ بینک کو فارورڈ مارکیٹ میں اپنے خالص شارٹ پوزیشن ختم کرنے اور اپنے ذخائر میں اضافہ کرنے کا موقع ملا، جو آخر دسمبر 2019ء میں 11.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جو بیس ماہ کی بلند ترین سطح ہے۔ نتیجتاً مذکورہ مدت کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپیہ 3.4 فیصد بڑھ گیا۔